جناب سید محمد حسین شادیزئی
بی اے، سی ٹی، پشین بلوچستان

صحبتِ نیم ساعت

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ است

اتنی عظیم ہستی کے بارے میں مجھ جیسے ان پڑھ اور بے علم و عمل شخص کا کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

دوسری بات میرے دل میں مولانا کی جو قدر و منزلت، محبت و عقیدت ہے۔ ان جذبات و احساسات کو الفاظ کی شکل میں صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنا کم از کم میرے لیے ایک مشکل کام ہے۔

لیکن کافی سوچ بچار کے بعد اس خیال سے کہ ایک ممتاز عالمِ دین، بلند پایہ محدث اور عاشقِ رسول ؐ کے متعلق کچھ لکھنا بھی بہت بڑی سعادت اپنی کوتاہ استعداد کے باوجود لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

۷/ستمبر ۱۹۸۸ء کو ریڈیو پاکستان نے یہ المناک خبر نشر کی کہ ممتاز عالمِ دین بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ (اکوڑہ خٹک) انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دوسرے سینکڑوں، ہزاروں عقیدت مندوں کی طرح مولانا کے انتقال سے مجھے بھی جو دکھ ہوا ان کو الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ لیکن اس عظیم نقصان کی تلافی رنج و غم اور نہ ہی دکھ درد سے ہو سکتی ہے۔ اس دنیا میں بقا کسی چیز کو نہیں یہاں تک کہ ملک الموت کو بھی موت کا مزہ چکھنا ہوگا۔

بعض لوگ مرتے ہیں تو ایک آنکھ بھی آنسو بہانے والی نہیں ہوتی بعض شخصیتوں کے انتقال پر دوست و احباب کا ایک مخصوص حلقہ ماتم کرتا ہے لیکن کچھ باکمال حضرات ایسے ہوتے ہیں جن کے رحلت فرمانے پر نہ صرف اپنے پرائے بلکہ پورا عالمِ اسلام نوحہ کناں ہوتا ہے۔

حضرت مولانا قدس سرہ بھی انہیں شخصیات میں سے تھے جن کے انتقال پُر ملال پر عزیز و رشتہ دار ہی نہیں بلکہ پورے عالمِ اسلام کو ملال پہنچا ہے۔
"آسمان ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے"

یہ صحیح ہے کہ میں ان سے بہت قریب نہ تھا البتہ مجھے یہ فخر ضرور حاصل ہے کہ ان سے میرا قلبی تعلق کافی عرصہ سے تھا۔

۱۹/ مارچ ۱۹۸۷ء کو صبح دس بجے میں لاہور سے روانہ ہوا اور شام چھ بجے دارالعلوم حقانیہ (اکوڑہ خٹک) پہنچا رات دارالعلوم ہی میں قیام رہا اگلے روز طلباء سے معلوم ہوا کہ مولانا صاحب علالت کے باعث یہاں بہت کم تشریف لاتے ہیں۔ ان سے ملاقات اکوڑہ خٹک کے ایک اندرونی محلہ میں واقع ان کے ذاتی مکان سے متصل ایک چھوٹی سی مسجد میں ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اسی روز قبل نمازِ مغرب میں مسجد پہنچا۔ دیکھا کہ مولاناؒ اگلی صف میں تشریف فرما ہیں۔ اور ایک عقیدت مند اُن کے ہاتھ پیر دبا رہا ہے۔

تھوڑی دیر بعد موذن نے اذان دی اور نماز کھڑی ہو گئی۔ مولانا نے پیرانہ سالی اور کمزوری کے باعث پہلی رکعت کھڑے ہو کر باقی دو رکعتیں اور سنتیں و نوافل بیٹھ کر پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے مدرسہ کے ایک طالب علم سے کہا کہ میں کوئٹہ سے آیا ہوں۔ اور مولاناؒ سے ملاقات کی خواہش ہے۔ چنانچہ مولانا قدس سرہٗ نے باوجود عوارض کے انکار نہیں فرمایا۔ میں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ادب و احترام سے جھک کر سلام کیا مولانا قدس سرہٗ نے ہاتھ بڑھا کر مصافحہ فرمایا میں نے اپنا مختصر تعارف کرایا۔ انہوں نے انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا۔ فرمانے لگے جس قاری صاحب نے ابھی نماز پڑھائی ہے ان کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے۔ مولاناؒ کو اللہ تعالیٰ نے عجیب حسن و جمال عطا فرمایا تھا۔ آپ کے پُرنور چہرے پر ظاہری شان و شوکت، تواضع، سادگی انکساری اور جاہ و جلال سے ہی اندازہ ہوتا تھا کہ آپ بہترین صلاحیتوں کے مالک اور جید عالمِ دین ہیں۔

آپ کی علمی گفتگو سے دِل سیر نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ کی مجلس میں ایسی کشش اور تاثیر تھی کہ جی چاہتا تھا کہ مجلس طویل نہ ہو۔ لیکن میں زیادہ دیر بیٹھ کر آپ کو مزید زحمت نہیں دینا چاہتا تھا۔ چنانچہ میری درخواست پر آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دیر تک دعائیں دیتے رہے بعد ازاں میری درخواست پر مولاناؒ نے میری ڈائری میں اپنے دستِ مبارک سے نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم لکھ کر اپنے دستخط کیے۔ اور فرمانے لگے میری نظر کمزور ہے دیکھنا صحیح لکھا گیا ہے؟ یہ مبارک تحریر تبرکاً میرے پاس اب بھی محفوظ ہے۔

یہ تھی حضرت مولانا صاحب کے ساتھ "آدھ گھنٹے" کی وہ مختصر ملاقات جس کی عرصہ دراز سے تمنا تھی اور جس کی یاد ہمیشہ باقی رہے گی۔

"نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ است"

میں مولانا صاحب کی پُروقار شخصیت سے اتنا متاثر ہوا کہ اس سال سردیوں کی تعطیلات کے دوران دوبارہ زیارت کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن شرفِ دید مقدر میں نہ تھا۔ اور مولانا قدس سرہٗ ایسے سفر پر روانہ ہوئے جہاں سے واپسی کی کوئی صورت نہیں اور دوبارہ ملاقات کی یہ حسرت دِل ہی دِل میں

رہ گئی۔

گو مولانا ہم سے سینکڑوں میل دور تھے۔ لیکن ان کے وجود کے تصور سے دل کو سکون اور تقویت محسوس ہوتی تھی۔

لیکن بدقسمتی سے آج ہم ان کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے بے شمار شاگرد ملک و بیرون ملک دین کے مختلف شعبوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ کی عظیم اپنی یادگار " دارالعلوم حقانیہ " جس میں سینکڑوں ملکی و غیر ملکی طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس کے علاوہ دارالعلوم سے متصل شاندار و خوب صورت دو منزلہ عمارت میں قائم " دارالحفظ " جس میں سینکڑوں بچے قابل اور محنتی مدرسین کی زیر نگرانی بڑے منظم طریقے سے حفظ کر رہے ہیں۔

دارالعلوم ہذا میں ایک عظیم الشان لائبریری ہے۔ جس میں درسی و غیر درسی کتب بڑی تعداد میں محفوظ ہیں۔ جس سے مدرسین اور طالبعلم استفادہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دارالتصنیف اور دارالافتاء کے الگ شعبے ہیں۔ ہر ماہ اردو زبان میں رسالہ " الحق " نکلتا ہے۔ جس میں حق و صداقت پر مبنی علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

انشاء اللہ تا قیامت مولانا صاحب کا لگایا ہوا گلشن اپنا پھل پھول دیتا رہے گا۔

اور ہمیں امید واثق ہے۔ کہ حضرت مولانا قدس سرہ کے فاضل و لائق فرزند برادر محترم مولانا سمیع الحق صاحب جن کو خداوند تعالیٰ نے بے شمار صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا ہے۔ اپنے عظیم والد کے مشن کو جاری رکھیں گے۔

اور بالخصوص ان کی چھوڑی ہوئی امانت " دارالعلوم حقانیہ " کو مزید ترقی دینے کے لیے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اللہ رب العزت مولانا صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور مولانا کے لگائے ہوئے باغ کی حفاظت فرمائے آمین ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دارالعلوم نورالاسلام کا مختصر تعارف

دارالعلوم نورالاسلام جی ٹی روڈ حاجی شاہ ضلع اٹک (پاکستان)

زیر انتظام و اہتمام حضرت مولانا القاری الحافظ منظور الحق علوی مبلغ اسلام الحال خطیب جامع مسجد انگلینڈ برطانیہ (مدظلہ) ۱۹۸۶ء و ۱۹۸۷ء میں بفضلہ و توفیقہ تعالیٰ تعمیر کیا گیا ہے۔ دارالعلوم نورالاسلام ایک دینی و علمی درسگاہ ہے جو بفضلہ تعالیٰ حسب استطاعت قابل لائق و مخلص منتظمین و مدرسین کی زیر نگرانی علوم دینیہ عربیہ کی تعلیمی و تدریسی خدمات بہترین طریقہ پر سر انجام دے رہا ہے۔ (بیرونی و مقامی مستحق طلبہ کو رہائشی سہولتوں کے علاوہ پڑھنے کے لیے کتابیں اور دونوں وقت طعام مع چائے وغیرہ مہیا کیا جاتا ہے اس کیلئے باقاعدہ مطبخ ہے۔ یہ مصارف طلبہ و دیگر ضروریات و اخراجات تعلیمی و تعمیراتی وغیرہ دارالعلوم ہذا اہل خیر حضرات کے صدقات و عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں) دارالعلوم ہذا میں حفظ و ناظرہ مع قرأت و تجوید تعلیم قرآن مجید کے علاوہ کتب درس نظامی مع موقوف علیہ (سوائے دورہ حدیث) کے پڑھائی جاتی ہیں جنمیں کتب تفسیر، حدیث، علم کلام، فقہ، اصول فقہ، بلاغت، منطق، فلسفہ، ادب عربی و فارسی صرف و نحو وغیرہ شامل ہیں۔ دارالعلوم کے عزائم میں شعبہ نشر و اشاعت بھی ہے اس شعبہ کی طرف سے بتوفیقہ تعالیٰ کتاب مناسک الحج، مؤلفہ (مولانا) غلام مصطفیٰ کا خلاصہ أدعية مناسك الحج والزيارة (جیبی سائز صفحات ۲۰۷) شائع کیا گیا ہے جو حجاج کرام و زائرین عظام کو ہدیۃً فی سبیل اللہ دیا جاتا ہے۔

راقم الحروف: مولوی غلام مصطفیٰ علوی کان اللہ لہٗ (آمین)